السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک دن ہماری ایک عیسائی پڑوسن ہمارے ہاں آئی اور میری والدہ سے باتیں کرنے لگی کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا اور عیسیٰ علیہ السلام (نعوذباللہ) اللہ کے بیٹے ہیں۔ میری والدہ نے اس کی تردید کی اور بحیرا راہب کا واقعہ بیان کیا اور بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کم سن تھے اور یہ ممکن نہیں کہ بحیرا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کتاب سکھائی اور اس طرح اس شبہ کی تردید کی' جس کی تردید اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کی ہے۔ جب مجھے اس بات چیت کا علم ہوا تو میں نے کہا: ''یہ عورت اگرچہ ذمی ہے چونکہ اس نے صاف طور پر اللہ تعالیٰ کی توہین کی ہے... کیونکہ صحیح بخاری کی حدیث کے مطابق کسی کو اللہ کی اولاد قرار دینا اللہ کو گالی بکنے کے مترادف ہے... اور چونکہ اس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی نہ ہونے کا ذکر ہے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (نعوذباللہ) جھوٹا قرار دیا ہے، اس لئے اسے لازماً سزا ملنی چاہیئے۔ چونکہ ہم ایک ایسے ملک میں رہتے ہیں جس کے حالات سے آپ واقف ہیں، اس لئے میں اسے گھر سے نکالنے کے علاوہ اور کچھ نہ کرسکا۔

لیکن اس سے پہلے میں نے اس سے بحث کی۔ میں نے اس ''فارقلیط' (انجیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ''فارقلیط'' کے آنے کی خوشخبری دی ہے۔ اس لفظ کا معنی تعریف والا یعنی ''محمد'' ہے۔ لیکن عیسائی اس کا ترجمہ ''تسلی دینے والا'' کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہیں۔) کے متعلق پوچھا۔ اس نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔ پھر میں نے انجیلوں کے بیانات میں تناقص کے بارے میں بات کی اور عیسیٰ علیہ السلام کے اس عقیدے کے متعلق بتایا کہ عیسائی عیسیٰ علیہ السلام کی ذات کے بارے میں خود متفق نہیں کہ وہ اللہ تھے یا وہ اللہ کے بیٹے تھے، اس بحث کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس نے کہا کہ میں ان مسائل سے ناواقف ہوں۔ پھر اس نے پرانے شبہات ذکر کئے مثلاً یہ کہ شیعہ قرآن مجید کو نہیں مانتے اور قرآن مجید کی ان آیات کا ذکر کیا جن میں عیسیٰ علیہ السلام کو ''اللہ کا کلمہ'' اور ''روح'' کہا گیا ہے اور اس قسم کے شبہات پیش کئے گئے جن کی تردید امام بن حزام' امام بن تیمیہ اور دیگر علمائے امت' اپنی کتابوں میں کرچکے ہیں، جب میں نے اس کی ساری باتیں سنیں تو میں نے اسے اپنے گھر سے نکال دیا۔ میں نے کہا: جو کوئی اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے وہ اس گھر میں داخل نہیں ہوسکتا۔'' دو دن بعد وہ پھر میری والدہ کے پاس آئی اور معذرت کی۔ جب مجھے علم ہوا تو میں نے والدہ سے کہا: اس جرم کی معذرت قبول نہیں کی جاسکتی، کیونکہ اس جرم کا تعلق میری ذات سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے ہے اور اللہ اور اس کے رسول کے حق میں معذرت قبول کرنے کا مجھے اختیار نہیں۔ میں نے کہا: ''اگر وہ عورت دوبارہ نظر آئی تو میں اسے پھر نکال دوں گا۔'' اس کے بعد پھر ایک میں گھر آیا تو وہ آئی ہوئی تھی اور مجھے معلوم ہوا کہ وہ والدہ کے لئے ''ماؤں کے دن'' کی مناسب سے تحفہ لے کرائی ہے۔ مصر میں یہ دن منانے کی رسم علی امین نے شروع کی تھی' میں نے اس عورت سے کہا: ''باہر نکل جاؤ'' اگر والدہ آڑے نہ آتیں تو میں اسے زبردستی گھر سے نکال دیتا۔ لیکن والدہ اٹھ کھڑی ہوئیں تو میں نے سوچا یہ کافر عورت مسلمان کے گھر میں لڑائی ہوتے نہ دیکھے۔

اس کے بعد عورت کے خاوند نے میرے بڑے بھائی سے اسلام میں رواداری اور پڑوسیوں کے حقوق وغیرہ کے متعلق باتیں کرنا شروع کردیں اور اس سے کہا کہ وہ میری طرف سے معذرت کرے۔ میرا بھائی ویسے تو میرے ساتھ نہیں الجھا لیکن اس نے پڑوسیوں کے حقوق کا مسئلہ اٹھایا اور یہ کہ ملک میں ان کی قوت ہے اور اس طرح کے دوسرے شبہات پیش کئے میں نے کہا ''میں جناب شیخ ابن باز کو خط لکھ کر یہ سوالات دریافت کروں گا کہ:

میں نے جو رویہ اختیار کیا وہ صحیح ہے یا نہیں؟ (۱)

جب حالات اس قسم کے ہوں تو اس طرح کے ہمسائیوں کے کیا حقوق ہوتے ہیں؟ (۲)

افراد کے متعلق اسلام کی رواداری کی کیا حدود ہیں؟ جو شخص میرے ذاتی حقوق کے بارے میں زیادتی کرے اسکا کیا حکم ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے حق میں زیادتی کرے اس کا کیا حکم ہے؟ (۳)

عیسائیوں کے کیا حقوق ہیں؟ اور ان کا صحیح مقام کیا ہے۔ معاہدہ، حربی یا کیا؟ (۴)

تفصیل سے ارشاد فرمائیں کہ عیسائی پڑوسیوں کے کیا حقوق ہیں؟ (۵)

(٦) اس کے بعد میں ان کے ساتھ کیسا سلوک کروں؟ اگر وہ عورت تحفے وغیرہ دے کر میری والدہ کے دل میں نرم گوشہ پیدا کرنا چاہے تو مجھے کیا کرنا چاہیئے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب اس عیسائی عورت کا یہ حال ہے تو جو آپ نے بیان کیا ہے تو آپ کے لئے ضروری ہے کہ اسے اپنے ہاں آنے سے منع کریں اور اس سے میل جول نہ رکھیں تاکہ فتنوں سے محفوظ رہیں اور شر و فساد کا دروازہ بند رہے۔ کیونکہ جس قسم کی باتیں وہ کرتی ہے اس میں اسلام پر تنقید اور باطل کی دعوت ہے۔ اس کی ملاقاتیں شبہ سے پاک نہیں، لہذا اس سے بچ کر رہنے میں سلامتی ہے۔ اس وقت ان کی جو سرگرمیاں اور ظاہری قوت ہے اس سے دھوکا نہیں کھانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کی یقیناً مدد فرمائے گا اور ان لوگوں کی قوت ختم ہو کر رہے گی۔ انشاء اللہ۔ مومن کو اللہ کا کام کرتے ہوئے کسی کی ملامت کا خوف نہیں ہوتا۔

آپ نے بہت اچھا کام کیا کہ اس نصرانی عورت سے بحث کی اور اسے انجیلوں میں تعارض' اس کے عقیدے کی خرابی اور تناقص سے باخبر کیی اور اس کے شر سے بچنے کے لئے اسے گھر سے نکال دا۔ اگرچہ وہ آپ کی پڑوسن ہے لیکن ہمسائے کے ساتھ آداب کی رعایت اور اس کے احترام اور دیگر حقوق کا لحاظ اسی وقت تک ہوتا ہے جب تک وہ اپنی حد سے آگے نہ بڑھے اور اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی نہ کرے اور اس سے فتنہ اور گمراہی کا اندیشہ نہ ہو

اوراس سے ایسا رویہ اختیار کیا جائے جس سے وہ اپنے شر سے باز آجائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْا اِلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ اِنَّمَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قَاتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

''جن لوگوں نے تم سے دین کی بنیاد پر جنگ کی اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا، اللہ تعالیٰ تمہیں ان کیساتھ نیکی اور انصاف (کا سلوک) کرنے سے نہیں روکتا۔ اللہ تو انصاف کرنے والوں کے ساتھ محبت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں صرف ان لوگوں سے دوستی کرنے سے روکتا ہے جنہوں نے تم سے دین کی بنیاد پر جنگ کی اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکال دیا اور تمہارے نکالنے پر (نکالنے والوں سے) تعاون کیا۔ جو ان سے دوستی کریں گے وہی (لوگ) ظالم ہیں۔''

نیز ارشاد ہے:

(وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ (العنکبوت ۲۹ ۴۶

''اہل کتاب سے صرف بہترین اسلوب سے ہی بحث کرو سوائے ان کے جو ان میں سے ظالم ہیں۔''

لہٰذا جو شخص اچھا رویہ رکھے گا اس سے اچھا سلوک کیا جائے گا اور جو ظلم وزیادتی کا ارتکاب کرے گا اس سے وہی سلوک کیا جائے گا جس سے وہ ظلم زیادتی سے باز آجائے اور فتنہ ختم ہو جائے اور دین میں فتنہ ڈالنا تو قتل سے بڑا جرم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو حق پر ثابت قدم رکھے اور ہمیں بھی اور آپ کو بھی ظاہر اور پوشیدہ فتنوں سے محفوظ رکھے۔

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

(اللجنۃ الدائمۃ۔ رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر عبدالعزیز بن باز فتویٰ (۶۵۸۲

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد دوم - صفحہ 75

محدث فتویٰ